اقبال کی منظر نگاری

بانگ درا کی روشنی میں (سبق:۲)

Teaching Lecture

Subject : Urdu

Class : B.A. (Hons.) I

Topic : Iqbal ki Manzar Nigari Bange dara ki Raushni me

Lesson : 02

Author : Dr. Fatahullah Quadri

Lecture Series No. : 31

فطرت سے دلچسپی کی ایک راہ مناظر فطرت کی گود میں عافیت وسکون کی تلاش بھی ہے گویا شاعر دنیا کی مادتی لذتوں سے عاجز ہو کر روحانی سکون کی تلاش میں فطرت کے دامن کو تھام لیتا ہے۔اس طرح کی روایت کئی اردو شاعروں کے یہاں بھی ملتی ہے چنانچہ اقبال بھی دنیا کی ہنگامہ آرائی، پر آشوب ماحول اور محفلوں سے اکتا کر کہیں دور ایسے مقام کی متلاشی میں جہاں فطرت کے حسین وجمیل مناظر کی آغوش میں ابدی سکون حاصل کر سکیں مثال کے طور پر شعر ملاحظہ ہوں۔

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یارب
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو

شورش سے بھاگتا ہوں دل ڈھونڈتا ہے میرا
ایسا سکوت جس پر تقریر بھی فدا ہو

مرتا ہوں خامشی پہ یہ آرزو ہے میری
دامن کوہ کے اک چھوٹا سا جھونپڑا ہو

اقبال اپنی اس نظم میں شاعرانہ تخیل کی زبان میں ایک خوبصورت اور دلکش مناظر سے مالا مال جگہ کی تلاش میں مصروف نظر آتے ہیں جہاں اس کی دل بستگی کے لیے چڑیوں کے چہچہے یا ان کے مسحور کن نغمے،سنہرہ کا بچھونا اور اس نظم مناظر قدرت کی منظر کشی کا مزاج مندرجہ ذیل اشعار میں ہوتا ہے۔

جب باندھے دونوں جانب بوٹے ہرے ہرے ہوں
ندی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو

ہو دلفریب ایسا کہسار کا نظارہ
پانی چھو رہی ہو بن کر اٹھ اٹھ کر دیکھتا ہو

پانی کو چھو رہی ہو جھک جھک کر گل کی ٹہنی
جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو

لذت سرور کی ہو چڑیوں کے چہچہوں میں
چشمے کی شورشوں میں باجا سا بج رہا ہو

یوں تو تمام اشعار منظر نگاری کی حسین مثال پیش کرتے ہیں لیکن خاص کر یہ مصرع
''پانی بھی موج بن کر اٹھ اٹھ کے دیکھتا ہو''

اسکی مثال ملنی محال ہے۔

''ماہ نو'' اقبال کی مشہور منظریہ نظموں میں سے ہے ''ماہ نو'' اپنی نیا چاند جو نہایت باریک ہوتا ہے چودھویں شب میں چاند کی نورانی کرنیں ساری دنیا کو منور کر دیتی ہے اسی عروج کے بعد چاند کا زوال ہوتا ہے پھر وہ تاریکی میں ڈوب جاتا ہے اور ماہ نو بن کر نکلتا ہے اس طرح سے ماہ نو ایک آئینہ ہے جس میں شاعر اپنا چہرہ دیکھتا ہے یہ چھوٹی سی نظم فکر و فن کے لحاظ سے کامیاب ہے اس نظم میں منظر نگاری اپنے شباب پر ہے۔

ٹوٹ کر خورشید کی کشتی ہوئی غرقاب نیل
ایک ٹکڑا تیرتا پھرتا ہے روئے آبِ نیل

چرخ نے بالی چرالی ہے عروس شام سے
نیل کے پانی میں یا مچھلی ہے سیم خام کی

نظم ''جگنو'' بھی ابتداء سے ہی منظر کشی سے مالامال ہے شاعر جگنو کو مختلف افراد فطرت سے تشبیہ دیتا ہے یہ انکی قوت مشاہدہ اور وسیع مطالعہ کا ترجمان ہے، اقبال نے جگنو کو پھولوں کی انجمن کا شمع' مہتاب کی کرن' شب کی سلطنت میں دن کا سفیر اور مہتاب کی قبا کا تکمہ کہہ کر مضمون کو دلکش بنا دیا ہے۔

جگنو کی روشنی ہے کاشانہ چمن میں
یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں

آیا ہے آسماں سے اڑ کر کوئی ستارہ
یا جان پڑ گئی ہے مہتاب کی کرن میں

ان نظموں کے علاوہ نظم ''تنہائی'' ''پھول'' ''خضر راہ'' ''چاند'' ''کوشش ناتمام'' ''فراق' چاند اور تارے'' ''حسن وعشق'' ''بزم انجم'' وغیرہ نظموں میں خوبصورت اور دلکش منظر نگاری ملتی ہے۔

مختصر طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اقبالؔ نے اپنی نظموں میں منظر کشی ایک پس منظر کے طور پر پیش کی ہے شاعری میں انکی منظر نگاری شاعرانہ افرینی کے نادر نمونے اس میں موجود ہیں۔

❀❀❀❀❀❀